خوابوں کا باغ - سید محمد حسین نقوی

کھلنے کے لیے روشنی لازم ہے
مگر بیج اندھیرا ہی مانگتا ہے
خاک کی تاریکی کے اندر
سب سے پہلے خواب ہی سر اٹھاتا ہے

To bloom, light is necessary
But a seed asks for darkness
Within the darkness of soil,
It is the dream that rises first

بادِ نو بہار کا یہ وقت ہے دیکھو
ولولوں کا، امیدوں کا مرکز ہے دیکھو
کلی کلی میں شگفتگی ابھر رہی ہے
گلوں میں ستا سجتے ہوئے دیکھو

Look, this is the time of the spring breeze
It is the center of passions and hopes
Every bud is beginning to bloom
See how the gardens are getting ready

ہم ہی رنگریز ہیں اور پھول بھی خود
رنگ بھرنا بھی ہمیں ہے، بکھرنا بھی ہمیں
جن کی سانسوں میں بسی ہو بہار کی روح
انہی ہاتھوں سے گلشن کو سجانا ہے ہم نے

We are the dyers, and we ourselves are the flowers
We must fill the colors, and we must scatter too
Those whose breaths carry the spirit of spring,
It is by their hands that the garden must be adorned

گلزار ہمارے بیزار ہیں
پڑتے ہوئے سورج کی دھوپ بھی ہے تنہا
پھر بھول جائیں اگر گلدان میں پانی ڈالنا
تو بے جان فصلیں ہی رہ جاتی ہیں۔

Our gardens have grown weary
Even the setting sun’s light feels lonely
If we forget to water the vase,
Only lifeless harvests remain

تھک کے جب چھاؤں میں تلے بیٹھیں
درد آئے تو ہمدم بھی ساتھ پائے
دل کے گھر میں جو دبے پیر باتیں ہوئیں
وہی رشتے تھے جو سچ میں سمجھ پائے

When we sit beneath shade after tiring
May we find a companion when pain arrives
The quiet conversations from the heart
Were the relationships that truly understood

وقت کی گردش میں گل پھر سے کھلیں گے دیکھو
ہر زوال کے بعد ہی عروج آتا ہے
خوابوں کا یہ باغ جلتا بھی رہے تو کیا
راکھ سے بھی ایک نیا انقلاب پیدا ہوتا ہے

In the turning of time, flowers will bloom again
After every decline, rise always comes
Even if this garden of dreams keeps burning,
From ashes too, a new revolution is born